جلد ۵ | بمبئی پنجشنبہ ۲۸ محرم الحرام ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۰ء | نمبر

مقدمۂ [illegible]

خاص مبارکباد

ہمیں پیاری ملکہ صاحبہ! ہماری طرف سے بھی مبارکباد دلی تہنیت کے موتی۔ دعا کے جواہر آپ پر نثار ہوتے ہیں جو از خوش خسروانہ سے قبول فرمائیے۔ شعبۂ مشتاقان اسلام کو بھی خیال کرینگے کہ یہ صرف زبانی جمع خرچ ہے۔ ان الفاظ کو خلوص دلی سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر وہ ایسا سمجھا کریں ہمیں اس کا [illegible] ابھی آنکھوں پر تعصب کی پٹی بندھی ہوئی ہے۔ انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا۔ وہ ہمیشہ عموماً [illegible] چند خصوصاً اہل اسلام کو بھی بدگمانی کا الزام دیتے ہیں مگر ہم ہمیشہ [illegible] گورنمنٹ کی وفادار رعایا ہیں اور گورنمنٹ کو ہمارا خیر خواہ [illegible] اسی طرح [illegible] ہم صدق دل سے حضور کو [illegible] مبارکباد دیتے ہیں اور ترقی عمر و دولت کی دعا دیتے ہیں۔ ابدالدہر

سونے میں سہاگہ

یوں تو ہر سال ہر مہینے کون دن گنتا رہے کی وفادار رعایا اپنی مادر مہربان کی سالگرہ پر بہت خوشی ظاہر کرتی ہے۔ اور ہندوستان کے ہر ملک ہر قصبہ میں ۲۴ مئی عید کا دن ہوتا ہے مگر امسال جنوبی افریقہ میں برٹش فتوحات کے بعد ہی اس روز کا آجانا تو سونے میں سہاگہ ہو گیا۔ اپنے ملک کے جان نثار سپاہیوں کو تو اس سے بڑھکر کوئی خوشی کا دن نہیں ہو سکتا جب ملکہ پر اپنی جانیں فدا کرنا فخر سمجھتے ہیں اور اسکی سالگرہ ہو اور جن کے بہادر بھائی بہائے جاتے ہیں اور انہیں کامیابی حاصل ہوئی ہو۔ ہندوستان کے ہر گوشہ میں لیکن دھوم مچی ہے کہ کوئی ایسا شخص نہ تھا جسکے دل میں غم و الم کا کوئی نشان باقی رہا ہو۔ جا بجا جشن جلسے ہو رہے ہیں۔ [illegible] یہ شکر اپنی ہردلعزیز ملکہ کے حق میں درگاہ باری ہے

دعائے خیر کر رہے ہیں

رندان مے پرست ساقیان گل اندام کو بغل میں دبائے بادہ خواری کا لطف اٹھا رہے ہیں اور ہر جام کو لب سے لگا کر وقت اونچی زبان سے اپنی پیاری ملکہ کا نام نکلتا ہے۔ جو ہمارا علم دوست صحبت علم آراستہ کرکے لکچر بازی کے جوہر دکھا رہے ہیں اور ہر بات کی مدح گستری کی شان میں فصاحت بلاغت کے موتی نچھاور کر رہے ہیں۔ غرضکہ ہر جگہ مجلس عشرت ہو رہی ہے۔ ہندوستان کے قحط زدوں اور رفاہ کی کی آنکھوں میں تو تمام دنیا تاریک ہو گئی ہے اور وہ خود عزاداری اور ماتم سرائی کا گھر ہو گیا ہو مگر اس موقعہ پر انہوں نے بھی اظہار مسرت سے پہلو تہی نہیں کی اور جہاں تک ہو سکا اپنی وفاداری کے ثبوت میں خوشی ظاہر کی۔ کرنے بیچارے یوں ہی بے نام ہو رہے ہیں اگر مجبوری کا بھی اس عام جشن میں شامل ہوتے تو انگریزی [illegible]

اچھی جگہہ منہہ مارا!

خانبہادر مرزا طاعون بیگ بھی بڑے چالباز ہیں۔ ایسی جگہہ حملہ کر بیٹھتے ہیں جہاں ان کی تشریف آوری کا سان گمان بھی نہ ہو۔ جسنے ناک میں دم کر دیا ہے۔ کہیں چین سے بیٹھنے نہیں دیتا۔ کوئی گوشہ اسکی دستبرد سے کورا نہیں ہے۔ بھلا آپ یہ تو فرمائیے کہ جہاں لڑائی کی دہوم دہام ہو رہی ہے سبکا خیال بہادروں کی کارگزاریوں کی طرف لگ رہا ہے۔ سب کی چھاتی امید و بیم میں دھڑک رہی ہے۔ وہاں ان کی تشریف بری کی کونسی ضرورت تھی۔ جھٹ سے جاکر ڈربن میں ایک شخص کی گردن دبوچی۔ وہ بیچارہ بیفکری سے برٹش فتح کا منتظر بنا ہوا تھا کہ یکایک طاعون کا دست شفقت اوسپر پڑ گیا۔ اب ہم سمجھے۔ اس کے وہاں جانیکی غرض ہمیں معلوم ہو گئی۔ اسنے جو دیکھا کہ ہندوستان کا تو میں نے اچھی طرح صفایا کر دیا۔ اور جو کچھ بچا کچا تھا اوسکی فکر میں یہاں ہاتھ پاؤں پھیلا رکھے تھے۔ مگر انگریزوں نے میرے منہہ کا نوالہ چھین لینا چاہا۔ یہاں جو کچھ تر مال تھا وہ ٹرانسوال کیطرف گھسیٹے گئے۔ تو اوسکی آتش غضب بھڑکی اور سمجھی اور کہا دیکھوں تو سہی کسکی اتنی ہمت ہے کہ میرا شکار پنجہ سے چھڑا لیجائے۔ پہلی ادہی مقام پر حملہ کر دیا جو گویا ہندوستان سے جانے والوں کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ جاتے ہی ایک کی گردن ناپی۔ مگر ہم سمجھتے ہیں کہ اوسکو وہاں مشکل سے کامیابی ہو سکتی ہے کیونکہ ہمارے بہادر سپاہی بہت تجربہ کار بنگئے ہیں۔ ٹرانسوال میں تو قتل ہے اوسکی سیری نہیں ہوئی ہے۔ طاعون کا نام سنتے ہی وہ بھلا ٹھنگنے لگے اور عجب نہیں جو کشت حملہ کرکے طاعون کو صفحہ ہستی سے نیست اور معدوم کر دیں۔ گر یار یہ تو خیالی باتیں ہیں۔ بھلا خدا

بادل جو گرجتے ہیں وہ برسا نہیں کرتے

ڈچوں کو اب نئی نئی ترکیبیں سوجھتی ہیں۔ اونہوں نے جب دیکھا کہ بہادر سپاہی برٹش سپاہیوں کو شکست دینا ناممکن ہے تو اونہیں بھولا بھالا سمجھکر دھمکیاں دینے لگے۔ جدھر ہمارے بہادر قدم بڑھاتے ہیں۔ ڈچوں کیطرف سے یہی کہا جاتا ہے کہ ادہر آنکھہ اوٹھا کر دیکھا اور ہمنے تمام شہر کو بھسم کر دیا۔ کبھی پلوں کے اوڑا دینے کا خوف دلایا گیا کبھی سونے کی کانوں کی بربادی پر خود کو آمادہ ظاہر کیا۔ لیکن جب دیکھا کہ یہ چالیں بھی انگریز بہادروں کے بڑھے ہوئے جوش کو روکنے میں ذرہ برابر بھی کامیاب نہیں ہو سکتیں تو کوئی نیا جال پھیلانے کی ترکیب سوچنے لگے۔ آخر اون کے خیال شریف میں یہ بات سمائی کہ ہماری توپوں کی کمزوری انگریزوں پر ظاہر ہو گئی ہے۔ اسوجہ سے ہماری گولہ باری کی آگ میں وہ بے دہڑک دندناتے چلے آتے ہیں۔ اسلئے کوئی توپ ایسی ایجاد کرنی چاہئے کہ جس سے چاہے ایک آدمی بھی نہ مر سکے مگر آواز ایسی ہو کہ اچھے اچھے بہادروں کے پتے پانی ہو جائیں ہوش حواس کے منہ میں اوڑتے ہی اونہوں نے اس قسم کی ایک توپ ایجاد کی۔ اور لگے دہوم دہڑکے سے میدان جنگ میں استعمال کرنے۔ مگر ہمارے بہادر کچھ کچی گولیاں تو کھیلے ہی نہیں کہ اون سے دہوکے میں آ جاتے۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ بادل جو گرجتے ہیں وہ برسا نہیں کرتے۔ اور اگر بفرض محال یہ توپیں جس قدر آواز دیتی ہیں ویسی ہی ضرر بخش بھی ہوتیں جب بھی بہادر سپاہیوں کی کمر ہمت توڑنے میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ بہادروں کے آگے توپ کے گولے گیند سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے میدان جنگ کو وہ شکارگاہ سمجھتے ہیں اور جب شکار پر چلے تو شیر کی غرش ہی کیا خوف۔ جیسے شیر سپاہی جو ہیں

شہ نہ تواند رعیت تمام کند

شہنشاہ چین کو تو یورپین گیدڑوں نے نوچ کھسوٹ کر ادھموا کر دیا۔ اوسمیں تو اب یہ طاقت نہیں رہی کہ ذرہ بھی چین چپڑ کرے مگر چینی بدمعاشوں نے بڑی اودہم مچا رکھی ہے اونہوں نے دیکھا کہ ہمارے بادشاہ تو سوداگروں کی زنجیر میں ایسے جکڑے گئے ہیں کہ ہاتھ پاؤں ہلانے سے بالکل معذور ہو گئے ہیں مگر ہم تو ہر طرح سے آزاد ہیں۔ ہمیں اس وقت ضرور ہے کہ اپنے حاکم کے دشمنوں سے بدلا لیں۔ کہیں پوشیدہ طور پر کمپ پر حملہ کرکے دس بیس کو مار کر نقد و چیز لوٹ لیجاتے ہیں۔ کبھی مشنریوں پر ہاتھ صاف کرتے ہیں۔ اور جب ادہر ادہر دوڑ دوڑ کر تھک جاتے ہیں تو ایک جگہہ جمع ہوکر منصوبے گانٹھنے لگتے ہیں۔ کمبختوں نے تمام طاقتوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے میدان میں آ کر لڑیں تو اونکی واجبی گوشمالی کر دیجائے۔ مگر رمنوں میں سے بھی شکایت گئی مگر وہ تو ایسی بے دست و پا ہو گئی ہے کہ اوسے اپنی جان بچانی دشوار ہو گیا ہے۔ برٹش گورنمنٹ نے اسکا معقول انتظام کیا ہے اور ہر جگہہ باغیوں کی گوشمالی میں کامیاب ہو گئی ہے۔ مقام شنکا کا ... باغیوں کا بڑا زور تھا۔ باغیوں نے تو اس مقام پر ایسے سامان جمع کئے تھے کہ اگر انہیں چند سے مہلت دیجاتی تو بعد میں یہ بہت خطرناک ثابت ہوتے مگر ہماری بیدار مغز گورنمنٹ کو اسکا پتہ لگا اور فوراً اسکو بھی جیسے باغیوں کی خبر گیری کیلئے ایک فوج اودہر روانہ کر دی مگر یہاں اونکا اسقدر زور بندھا تھا کہ بڑی مشکل کے بعد ہماری فوجکو وہاں کامیابی حاصل ہوئی۔ اور اونکو بیخ و بنیاد سے نیست و نابود کر دیا۔ اب کسی قسم کا اندیشہ باقی نہ رہا۔ اکثر چند مقامات سے فسادات کی خبریں آئیں انکے انتظام کیلئے بھی فوجیں روانہ ہو گئی ہیں۔

پردہ کی مخالفت

ایجانیبے جو وہ چار مضمون پردہ کی تعریف میں تحریر فرمائے اور سپہ بخبر کے ارجون [illegible] کی جو ذرا خبر لی تو بعض فرخ شخص اپنی مادری زبان میں پانی پی پی کر کوسنے لگے اور کیوں نہیں آخر دلی ارادوں اور کئے ہوؤں کی کوششوں پر پانی پھرنے لگا جن لوگو تحریروں تخلیہ میں بیٹھ بیٹھکر پھکار کیا تھا اون کے بھی کان کھڑے ہوئے۔ اور اپنے لینے دل میں سمجھ گئے کہ واقعی در پردہ یہ لوگ کرستان ہیں گو ابھی کسی مصلحت سے اپنی عیسائیت کو ظاہر نہیں کیا ہے۔ مگر یہ تحقیق ہے کہ ایمان حضرت تشریف لیگیا۔ غرض کہ جب اون حضرات نے جا بجا جگہ جگہ یہی باتوں پر فریفتہ ہو کر اونچی نقرہ بازیاں میں آپہنچے تب۔ دھتا بتائی اور کان پکڑ پکڑ کے نکلوا دیا۔ اور خدمتگاروں کو تاکید کر دی کہ یہ خبیث مکان پر ذرا آنے پائیں لیا تا اگر اپنی بیغیرتی سے کسی وقت چلے بھی آئیں تو فوراً کان پکڑ کے نکال دو۔ اور اسکو ساتھ ہی شاید روشنیوں میں بھی فرق آگیا۔ اسواسطے کہ جیسے امتحان پاس کر کے گئے ہیں تب سے اب تک کہیں روشیوں کا ٹھکانا نہ لگتا۔ خدا بھلا کرے بعض بھولے رئیسوں کا کہ آخر ساتھ بیکسی جیسی باتیں کر کے دو وقتہ نوالہ پر تحسین ملتے ہیں مگر کیونکہ جب اون پر تحقیق ہو گیا کہ واقعی ایسے لوگ پاس بٹھانے کے لائق نہیں ہیں تو خواہ مخواہ روشیوں میں فرق آیا ہی چاہیے۔ اون رئیس صاحب کی تو ... بھی گندہ کر سکو اگر ایجانیبے دل ہی دل میں بہت کچھ کُڑھ کُڑھ کر نکالا کرو۔ آپنے جو کیا کہ پردہ کی تائید شروع شائع کرنا شروع کر دئے سو اگر آپ بحث کرنا چاہتے ہیں تو ہم موجود ہیں بہت سی دلیلیں اسکی ثابت کر سکتے ہیں پھر آپ بھی [illegible] کہتے ہیں کہ پردہ [illegible] جرم

سبحان اللہ

یہ ابھی کہی کہ ہندوستان میں عرب کے ملکوں کے رواج کے موافق پردہ کیا جائے۔ کیوں صاحب یہ بھرشٹے وبہرہ کے کیا معنی ہوئے۔ علاوہ اس کے آپ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ پردہ کی بنا جو ہندوستان میں قائم ہوئی۔ کیا عرب اور ترک کے ملک کے رواج پر نظر کر کے پردہ شروع کرایا گیا ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ پردہ کے جاری کرنے میں صرف امتثال حکم خدا و رسول کا خیال کیا گیا ہے۔ کسی ملک کے رسم و رواج سے کوئی واسطہ نہیں۔ اب یہ کہئے گا کہ یہ عرب میں جو پردہ کا رواج ہے کیا اوسمیں اتباع حکم خدا و رسول کا خیال نہیں کیا گیا۔ یہ صرف اوسکے اپنے ملک کا طرز معاشرت ہے۔ وہاں کی بود و باش کچھ اسی قسم کی واقع ہوئی ہے کہ وہاں جس حیثیت سے جاری ہے اوسی حیثیت کے مناسب تھا۔ ہندوستان کا طرز معاشرت اس قسم سے واقع ہوا ہے کہ یہاں پردہ اسی قسم کا مناسب ہے۔ علاوہ اسکے مزید احتیاط بھی اسی بات کی متقضی ہے جیسا کہ ہندوستان میں ہے۔ تمام دینی رسموں میں آپ عرب و ترک کا خیال یا لحاظ نہیں کرتے پردہ بیچارہ نے کیا قصور کیا ہے جو اس رواج کو عرب کے رواج پر محمول کر کے قوم میں ایک جدید پریشانی اور انتشار پھیلانا چاہتے ہو۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپنے عرب اور ترک کے ملکوں کے رواج میں سے صرف پردہ کا رواج اہل ہندوستان کے واسطے اخذ فرمایا۔ اگر اہل عرب اور ترک کی اتباع کا خیال تھا تو اسلام کی اور باتوں کو کیوں چھوڑ دیا۔ وہاں کے لوگ صوم و صلوٰۃ کے کیسے پابند ہیں اسپر آپنے کچھ خیال نہ کیا اور اپنے دینی بھائیوں کو اس امر کی ترغیب دی کہ دیکھو عرب اور ترک کے لوگ اسلام پر کیسے قائم ہیں اور ہم لوگ کیا [illegible] اسلام کی [illegible]

پردہ کا رواج

ہندوستان میں اس غرض سے جاری نہیں ہے کہ عورتیں بازار نکلتے ہی کھل کھیلینگی بلکہ اسمیں صرف امتثال حکم باری کا خیال کیا گیا ہے۔ خدا و رسول کے احکام کے مقابلہ میں آپکی عقلی اور نقلی دلیلیں سب بیکار ہیں۔ اسکے علاوہ دروغگو را حافظہ نباشد والا مضمون ہے کہ خود امراؤتی والا مضمون نگار پردہ میں چھپا ہوا بیٹھا ہے۔ خود تو مرد ہو کر پردہ کرتا ہے۔ دوسروں کو عورتوں کو پردہ کرنیکو بھی برا بتلاتا ہے۔ وہ خرنا شخص اپنے مضمون میں یہ بھی لکھتا ہے کہ انگریز و پارسی و برہمن و دیگر اقوام کی عورات جو بسبب بے پردگی کے اعلیٰ درجہ کی تعلیمیافتہ ہو کر امور دنیوی میں تجربہ کار ہو گئی ہیں آیا اونکی ذات سے پارسائی کا جوہر مطلق خارج ہو گیا ہے۔ آمدم بر سر مطلب اس خرنا شخص سے کوئی یہ تو پوچھے کہ کیا صرف کسیکے فعل شنیعہ کرنے کا نام بیعصمتی ہے۔ جس عورت نے اپنی شکل غیر مرد کو دکھائی یا غیر مرد سے کوئی بات کی۔ یا وہ بے پردہ ہو کر سر بازار نکلی۔ تو بیشک وہ صاحب عصمت کبھی نہیں رہی۔ انہیں باتوں کا نام تو بے عصمتی ہے۔ اگر اون عورتوں سے پارسائی کا جوہر خارج نہیں ہوا ہے تو کیا یہ خرنا شخص اونہیں پارسا ثابت کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔

بہر صورت جب یہ امر مسلم ہو گیا کہ پردہ کا رواج رسمی طور پر نہیں بلکہ مذہبی طور پر ہے۔ پھر اسپر بحث کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ غیر قوموں کی عورتوں کی مثال مسلمانوں کے نزدیک کبھی معتبر نہیں ہو سکتی۔ نہ باہر نکلنے والی عورتیں کبھی پارسا بھی جاسکتی ہیں۔ کسی کرستان کے بہکانے یا مدعا لے کر کوئی مسلمان اس بیغیرتی کو کبھی قبول نہیں کر سکتا اور یہ مسئلہ ایسا ہیں بحث کرنے کی

شایع کیا جائیگا

خلاف مضمون پردہ کی مخالفت کا شایع کرنا گویا پردہ اوٹھانیکے رواج کو در پردہ ترقی دینا ہے۔ امراوتی کے مسلمانون کو ایسے جاہل اور دشمنان اسلام کی صحبت سے پرہیز کرنا لازم ہے ایسا شخص ضرور اپنے دھوکہ سازیون سے سیدھے سادے مسلمانون کو بہکا بہکا کر کرشان بنانیکی کوشش کریگا۔ اگر مسلمانون کو اپنا مذہب اور اپنا دین پیارا ہے تو ایسے خبیث شخص کو جو در پردہ اونکے دین اور آئین کا دشمن ہو اپنی صحبت مین ہرگز بیٹھنے بھی نہ دین۔ دنیوی ترقی ہی اگر منظور ہے تو مسلمان مرد اس امر مین کیون نہین کوشش کرتے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ جس قوم کے مرد تعلیم پا کر اپنی ترقی نہ کرینگے اوسی قوم کی عورتین بیچاری کیا کر سکینگی۔ ہم تو یہی سمجھینگے کہ جو خود ہی در پردہ کرسٹان ہوگا یا اون کے مذہب کو اچھا جانتا ہوگا وہی ایسے ناہنجار گندہ ناتراش وغیرہ وغیرہ سے ملا جلا ہی رہیگا اور جسکے دل مین ایک رتی بھر بھی سچے مذہب اسلام کی پاک محبت ہوگی وہ ایسے منحوس نامعقولون کی شکل دیکھنا بھی گوارا نہ کریگا۔ ہرگز ہرگز اپنی محفل مین جگہ نہ دیگا۔ حکمانے طاعون ہیضہ وغیرہ کو امراض متعدی قرار دیا ہے ہمین اس سے تو بحث نہین کہ یہ امراض حقیقی متعدی ہین یا نہین مگر ہم یہ ضرور کہینگے کہ اگر متعدی ہین بھی تو نہ اسقدر جتنی اعدا اسلام بظاہر مسلمان مگر بباطن کرسٹان کی صحبت سیدھے سادے مسلمانون کا ان کے ساتھ مل جل کر رہنا تو نحوست سے آفت سے [illegible]

فریاد فریاد فریاد

تمام دنیا کا رنگ بدلا ہوا ہے قافلہ مصیبتون سے پہاڑون کو علی گڑھ کے منزل مقصود کو پہنچے بیچارے مسلمان اس طرح سے رنج والم مین گرفتار ہین بلکہ ان کا صدمہ اکی آفت روز بروز ترقی کرتی گئی۔ جب سنا مسلمانون ہی کو کسی نہ کسی مصیبت مین مبتلا سنا۔ جب دیکھا ان بیچارون ہی کو کسی نہ کسی آفت مین گرفتار دیکھا۔ یون تو یہ لوگ حوادثات چرخ سے نالان اور پریشان تھے ہی۔ فی الحال ان بیچارون پر ایک ایسی سخت آفت نازل ہوئی کہ جسکو بیان کرتے ہوئے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین۔ عشرہ محرم گذشتہ ریاست جودھپور مین برہمنون کے ایک بڑے گروہ نے غریب مسلمانون کو جو صدمہ پہنچایا وہ بہت ہی قابل افسوس ہے۔ اور اگر خیال کیا جائے تو یہ فساد صرف برہمنون ہی کی طرف سے نہین ہوا۔ بلکہ ریاست اور ریاست کے ملازمون نے بھی اسمین سے کچھ حصہ لیا ہے اور اتنی بات ہے کہ اگر کسی کو اپنے موذی دشمنون سے صدمہ پہنچے تو اسمین شک نہین کہ پولیس والا بھی شریک ہے کہ اسنے اسے احتیاط سے نہ رکھا اگر مہاراجہ جودھپور اس حالت مین غفلت کو کام نفرماتے تو کبھی یہ مصیبت مسلمانون کے سر نازل نہوتی گو کسی مہاراجہ صاحب ممدوح نے کسیکا کچھ انتظام نفرمایا۔ تو یہ نہین کہا جا سکتا کہ مہاراجہ صاحب نے انتظام کے بدلے اور برہمنون کو گویا بلوہ کرنے پر آمادہ اور مستعد بنایا۔ مگر یہ ضرور ہے کہ اگر پہلے سے معاملہ کی طرف کامل توجہ فرماتے تو یقیناً اسقسم کا بلوہ اور فساد نہوتے پاتا۔ محرم کی [illegible] تاریخ کو برہمنون نے سخت [illegible]

ہلاک کر دیا

مسجد منہدم کردی گئی بے بیٹیون کے ساتھ ہر قسم کی زیادتیان کین۔ افسوس۔ کیا ریاست کے یہی معنی ہین ہم وہ بھی کبھی مسلمانون کی ماتحتی مین زندگی بسر کرتے تھے پھر کیا اون کے بزرگ و ہم مسلمان بادشاہون نے بلا وجہ اور بلا سبب کبھی ایسے مظالم کئے تھے جیسا اب وہ در پردہ مسلمانون سے لینا چاہتے ہین۔ ماسوقت بھی غیر مذہب کے بادشاہ یعنی گورنمنٹ انگلشیہ کی ماتحتی مین ہین۔ پھر کیا گورنمنٹ کیطرف سے اونپر کچھ ظلم ہوتے ہین جنکا غصہ غریب مسلمانون پر نکالتے پھرتے ہین۔ اگرچہ ہم یہ یقینی نہین ہے کہ اس بلوہ اور فساد مین ریاست کو بھی کچھ دخل ہے۔ مگر یہ تو بالکل صحیح ہے کہ یہ بلوہ ریاست کی غفلت اور بدانتظامی کا نتیجہ ہے۔ کیا جودھپور کے برہمنون نے مسلمانون کو بالکل بے وارث ہی سمجھ لیا ہے۔ اگر اون شریر اور مفسد برہمنون کو جنہون نے اتنا بڑا ہنگامہ برپا کیا۔ مہاراجہ جودھپور اپنا دیوتا سمجھکر کچھ نہ کہینگے تو کیا ہماری عادل اور رحمدل گورنمنٹ بھی مظلوم اور غریب مسلمانون کے خون کا بدلا برہمنون سے نہ لیگی۔ کیا مسجد منہدم کرنے کی کچھ سزا برہمنون کو گورنمنٹ سے بھی نہ ملیگی۔ کیا مہاراجہ جودھپور سے اس بدانتظامی اور غفلت کی کچھ باز پرس نہ ہوگی۔ نہین گورنمنٹ عالیہ مسلمانون کی ضرور خبرگیری فرمائیگی۔ ہماری عادل گورنمنٹ برہمنون کو ضرور اون کی بدکرداریون کی سزا دیگی۔ رحمدل گورنمنٹ ضرور مہاراجہ جودھپور سے اس غفلت اور بدانتظامی کی باز پرس فرمائیگی۔

اسلئے رحمدل گورنمنٹ ہی سے گذارش ہے کہ وہ اس موقعہ پر ضرور اپنی منصفی اور رحمدلی کو کام فرمائے۔

مرے کو ماریں شاہ مدار

یہ ہے جب دن پھر جاتے ہیں تو مصیبت کا سلسلہ شیطان کی آنت کی طرح بڑھتا جاتا ہے۔ دوست بھی دشمن ہو جاتے ہیں جن سے کچھ سہارے کی امید ہوتی ہے وہ بھی آنکھیں نکال کر گھورنے لگتے ہیں۔ بیچارے ڈچوں ہی کو دیکھو اونکو شکست پر شکست ہو رہی ہے پیچھے بعد دیگرے تمام مقبوضات چھنے جا رہے ہیں نصیب کی کھوٹ برٹش بہادروں کے ! انہیں گرفتار ہوکر نیشنلیٹی کا رونا پڑ رہا ہے۔ غرض کہ بیچارے کی ہر طرح سے مصیبت میں جان پھنسی ہوئی ہے۔ پورپین طاقتوں سے امید تھی کہ وہ ہماری مدد کریں گے۔ اور اگر اعانت نہ کرینگے تو بیچ بچاؤ کر کے صلح تو ضرور کرا دینگے۔ مگر مدد دینا یا صلح کرا دینا تو درکنار وہ آستینیں چڑھا کر انہیں پر ہاتھ صاف کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ ڈچوں نے اس خیال سے کہ برٹش گورنمنٹ خفا ہو جائے۔ یہ بڑا بھاری ظلم کرنے سے ہاتھ اٹھا لیا تھا یہ خبر مشہور کر دی تھی کہ اگر اس طرف کا رخ کیا تو ہم تمام سرنگیں کانوں اور اڑا دیں گے۔ اور واقعی انکا جادو کسی قدر چل بھی گیا تھا کیونکہ برٹش گورنمنٹ کو بڑی فکر ہو گئی تھی کیونکہ جس غرض سے یہ ساری تکلیفیں اور لڑائی ہو رہی ہے حاصل نہ ہوئی تو ساری کی کرائی محنت بیکار جائیگی۔ مگر دوسری طاقتیں مرے ڈچوں کے گلے پر چھری چلانے کے لئے مستعد ہو رہی ہیں۔ چنانچہ سب نے مل کر ٹرانسوال کو آگاہ کر دیا ہے کہ اگر سرنگیں کانوں کو ذرہ بھی نقصان پہنچایا گیا تو ہم برٹش گورنمنٹ سے درخواست کریں گے کہ اس کا سد باب کے بانیوں سے اسکا جرمانہ لیا جائے خصوصاً ٹرانسوال اور آرینج فری سٹیٹ کو دونوں پریسیڈنٹ سب سے زیادہ جوابدہ جنکو سزا یا داد قرار دئے جائیں گے لہٰذا ڈچوں کو چاہئے کہ ان طاقتوں سے ہو اور ہمیشہ معاونت رکھو۔

رسی جل گئی پر بل نہ گیا

پریسیڈنٹ کروگر کے آنجک ستم ہنوز باقی ہیں مارے پیٹے آئے تھے بلیغتوں نکل گیا مگر بہادری کا خبط ابتک سر سے دور نہیں ہوا۔ ہم تو سمجھتے تھے کہ لارڈ رابرٹس نے انکے ہوش حواس ٹھکانے لگا دئے مگر نہیں ابتک مار کھا کر بھی ہیں باقی ہے۔ ابتک ایسی خبریں کی بستی کا سلسلہ امید منقطع نہیں ہوا ہے۔ یہاں تو یاروں نے اس خیال سے کہ اب ہمارے بہادر سپاہیوں کے سامنے دشمن کیا مجال کہ قدم جما کر لڑ سکیں یہ مشہور کر دیا کہ وہ صلح کی فکر میں لگے ہوئے ہیں تمام طاقتوں سے التجا ہو رہی ہے کہ بیچ بچاؤ کر کے ہمیں شیر کے پنجے سے چھڑا دو۔ اور اگر ... مدد نہیں دیتی تو یہی اعانت کافی ہے کہ ہماری حسب منشا صلح کرا دو۔ مگر ہمیں یہ کیا معلوم تھا کہ وہ زندگی سے بیزار ہو گئے ہیں بہ نسبت بہادر سپاہیوں کی بھینٹ چڑھنا بہتر سمجھتے ہیں برٹش گورنمنٹ کا طوق غلامی پہننے پر لڑ مرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگر ہمیں پہلے سے معلوم ہوتا تو ایسی بے پرکی نہ اڑاتے۔ آخر پریسیڈنٹ کروگر نے بڑے زور کیساتھ ہماری خبر کی تردید کر دی اور صاف الفاظوں میں کہا کہ ہم صلح کی فکر میں نہیں ہیں۔ اچھا پھر بھی ابتک تمہاری اچھی طرح خدمت نہیں ہوئی ہے۔ آرینج فری سٹیٹ والوں پر ابھی آجتک ہمارے بہادروں کا دست شفقت پھر رہا ہے۔ اب گھبراؤ نہیں۔ ہمنے ٹرانسوال میں بھی قدم رکھا ہے۔ تمہاری باری بھی آگئی۔ آرینج فری سٹیٹ والوں نے تو اپنے کھیتوں کی راہ لی۔ اور تمہیں کو کوس رہے ہیں کہ ان کے دھوکے میں آکر ہم بھی لڑنے کو مستعد ہو گئے۔ اگر ہم پہلے سے جانتے کہ برٹش گورنمنٹ سے لڑنا شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنا ہے تو ہرگز ہرگز ایسی گستاخی کی جرأت نہ کرتے اگر ایک مہینے کے اندر ہی اندر جناب لارڈ رابرٹس بہادر نے برٹش جھنڈا نصب کیا تو ہمارا ذمہ ہے...

دھتا بتائی گئی

یوں تو ڈچوں کو ہر طرف سے ناامیدی ہو گئی تھی ساری طاقتوں نے صاف صاف جواب دیدیا تھا کہ ہم پرائی آگ میں پاؤں ڈالکر دوسری آفت اپنے سر نہیں لینا چاہتے تمنے برٹش گورنمنٹ سے گستاخی کی ہے تو اب اوسکی سزا بھی بھگتو۔ ہمیں مداخلت بیجا کر کے خود کو بیغیرت کرنے سے کیا حاصل لیکن ابتک ایک بڑا سہارا باقی تھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ سلطنت متحدہ آزادی کی قدر سے اچھی طرح واقف ہے۔ وہ اسکے لئے برٹش گورنمنٹ سے ایک دفعہ لڑکر کامیاب ہو چکی ہے۔ جو نکہ اوسپر ایک دفعہ یہ مصیبت پڑ چکی ہے اسلئے وہ ہماری ہمدردی ضرور کریگی۔ اسکے علاوہ وہ بھی بڑی طاقتور سلطنت ہے۔ اوسکی مداخلت کا اثر بہت بڑا ہوگا۔ مگر اونہیں یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ کیسی ہی قوی سلطنت ہو برٹش گورنمنٹ کے سامنے ایسی ہے جیسے شیر کے آگے ... کسکی شامت نے دھکا دیا ہے کہ اسے چھیڑ کر آفت اپنے سر لے ہم تو پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ اب ڈچوں کے برے دن آگئے مصیبت میں کوئی کسیکا ساتھ نہیں دیتا۔ یونانی بھیڑ ہی کو دیکھو کہ یہ بھی لومڑیوں کے بہکانے میں آکر ترکی شیر کو چھیڑ دیا۔ اور جب جان پر بن آئی تو کسی نے بھی تسلی نہ دی اور نہ کسی کا بھی سہارا ملا۔ سب الگ ہو گئے۔ اور یونانیوں کو اپنی حماقت کی سزا مل گئی یہی حال ڈچوں کا بھی ہے۔ سب طاقتیں برٹش گورنمنٹ کی قوت کو رشک و حسد کی نظر سے دیکھتی ہیں اور اسکی یہ ہمت نہیں کہ خود مرد میدان بنیں۔ لیکن ٹرانسوال کو سبز باغ دکھا کر تنگ کر لیا۔ اب جو وہ لڑائی میں پھنس گیا تو کسی نے پرسان حال نہ کیا۔ سلطنت متحدہ سے کچھ امید تھی وہاں سے بھی صاف جواب مل گیا۔ چنانچہ مسٹر ہی کا نام بنظیر کر سیکٹری ہے جسنے ڈچ ڈیلیگیشن کو اطلاع دی کہ پریسیڈنٹ میکنلی عدم مداخلت کی پالیسی پر کاربند ہونا چاہتے ہیں۔ ہم یہ نہیں خیال ہے کہ اس پالیسی کو چھوڑ دینے سے ایسے نتائج پیش آ...

معرکہ آرائی

محرمی رپورٹ

لیجئے حضرت بیتی تیتھا دن ... یادگار ماتم بپا بیلو
نیبٹ اور فانوس کے سامنے دن ... یہ کہتا ہوں دو دو
... ہوا کر کچھ الٹا تحریر کیا ہے تیلہ ... سیاہ ... دل
میں تمام ... کی مصیبت کا حال لپیا جاتا ہے بشرطیکہ
کوئی رونیوالا ہو حضرات سباعلی غرض جب سنئے۔
محرم خورشید سرشام کہاں جاتا ہے ۔ روشن ہے
سنیہ پہ جہاں جاتا ہے ۔ تہذیب کا دریا ہو کر مغرب ۔
شمع جلانے کو وہاں جاتا ہے نرلے سبحان اللہ واہ واہ
کیا خوب رہائی پڑی ہے حضرت آپ تو میر انیس کے بیٹے
کے پوتے بھتیجے کے بھانجے کے بھائی ہی نکلے۔ لقد تو
عباس کا تیسر بھائی فدا علی سے ہی ہے ۔ جی جہاں اچھے
ہونے میں بھی شک ہے ۔ توبہ توبہ میں کیا سے کیا لکھ گیا۔
تبلہ بات اصل یہ تھی کہ آپکی دہلی کا محرم بہ نسبت اور سالوں
کے بڑی دہوم دھام سے ہوا۔ اور بڑی بات یہ بھی کہ حرمت
محرم حرام بھی کچھ کچھ کمی پر رہا۔ ہان دست درازیوں کی
گرماگرمی سے برقعہ باز رنڈیوں کے اوجھل شکار کھیلنے والوں
کی چہاتیاں تو ضرور جھلایا ہوا بیگن بنگئیں۔ پہلی
تاریخ سے رنڈیوں کے مکانپر مجلسوں کی دہوم دھام
ہونے لگی ۔ سادر بی چونی جان کے یہاں بڑی دہوم اور سیر کی
اور چھوٹے چھوٹے طاؤوں کا چرچہ رہا۔ تینوں بہنوں
نے سر ملاکر سوزخوانی کے بعد اپنے چاہنے والوں کا بھی
زحمہ بڑھا۔ بی مستاجان کے امام باڑہ میں چھوٹا سا
تعزیہ اور پیرون کے حوصلے کی طرح الم نکلے ۔ اور نائکہ جی کو
تو ماتمی لباس میں بیٹھا جسنے بجائے سوزخوانی کے مرثیہ خوانی
کا مرثیہ پڑھا ۔ اور راجی بیگم کی نائکہ کو دیکھنے والے بہار میں
... تو وہ تعزیے جامع مسجد کیطرف لئے گئے ہوتا تھے
تعزیہ بیابت کے ساتھ ہی پالی چکر سے کی طرح

قیامت کی چال سے نئے بانس تک مدہر کے پہنچے۔ اور
ادہر گنبدے نالے سوانگی مہندی آئی مگر ہونگی جنہے
چپ چاپ ماتم کرتے تجے اس سوگ کی وجہ یہ تھی کہ
ہے کہ جناب مولوی آفتاب حسین صاحب نے پہنچنے معتقدونکو
کربلا کی ممانعت کردی تھی ۔ سبحان اللہ کیا اچھا ہو
جو مولویصاحب ان باتوں کی ممانعت فرما دیں جو بالکل
خلاف شرع ہیں ۔ آٹھویں تاریخ ایجانب گڑ کا شربت
زیادہ ہی تھے ناک گونا چھل بتنی مطہر شریف میں
دیکھی ہونے لگی ۔ اسواسطے خانہ شیر بن پینے ہے ۔ نویں
تاریخ رنڈیوں سے شربت میں دودھ ملا کر خاص خاص
چاہنے والوں کو پلایا جسکا مطلب یہ تھا کہ شربت نیز تر کر
میں داخل ہے مگر دودھ بخشوانے کے بغیر خدا کی درگاہ میں
دیندار ہو گئے ۔ بشام سے پولیس کا انتظام ہونے لگا اور
کوئی نیچے تک ڈگری سے لیکر بالنسیہ تک تعزیہ نئے
بانس تک آگئے اور ادہر کے تعزیئے قاضی کے حوض
روکدیے گئے نئے بانس پر جامع مسجد تک خلقت کا بڑا ہجوم
تھا۔ جا بجا کو ٹھونپر سینا پالان جبوت ہی تھیں جیسے دانی ڈوپٹے
والے معشوقون کی نظارہ بازی کا لطف اچھی طرح پیٹ بھر کر
آرہا تھا ۔ تعزیئے انگلیوں کی رفتار سے چلتے ہوئے جامع
مسجد کے نیچے پہنچے ۔ جامع مسجد کی سیڑہیونپر آدمی اسطرح
چھٹے ہوئے تھے جسطرح دیوالی میں کمہار کھلونے منبر پر چڑھاتا ہو
سب سے پہلے آتشبازی چھوٹی گئی مگر سے آسمان کی
طرف جا جاکر فرشتوں کو ڈراتے رہے ۔ کوئی گھنٹہ بھر کے بعد
بجرے کا بازار سا بجر گیا ۔ تماشوں کی بارہ مو چھپنے ہی خلقت
تربتر ہوگئی جامع مسجد کی دوسری طرف بانکی قطار میں
میں پردے دار باعصمت عورتیں اور سر کھلی رنڈیان بھی
تھیں ۔ کوئی دیکھے تعزیئے ظاہر ہوئے خلقت کا ہجوم کم
ہوتے ہی پیر جان بازاری سبز دوپٹے سر پر ڈالکر نکلے
پاؤں شہر کی بلبلیں دیکھنے نکلیں ۔ بی نواب جان کا
دونوں ہاتھ بلتے ہوئے اور کو لہے مٹکا مٹکا چلنا چاہنے
والوں کو دونوں ہاتھوں سے سہارا سر کی جگہ چم تو

پٹوا رہا تھا ۔ گویا شراب حسنا نہ پر بیگمی سبیل تھی
مگر آنچے لال کنوئیں کی سبیل نہیں لگی ملنے لیا دونکی
سبیل سب سے اول نمبر ہی دوسرے نمبر میں سبیل
والوں کی سبیل اور ولغ ظفر خاں کی حویلی کے برابر کا رکھا تھا
غرض صبح تک شہر میں سبیل ہی سبیل صبح کو تعزیئے
کربلا کو چلنے لگے ۔ ایجانب بھی سرکا جی اور سیر پہ
بانکا ردکے بڑھتے جاتے تھے ۔ وہاں کی کیفیت
نہ پوچھیے مزے کے مزے اور خلقت کا بڑا ہجوم تھا
جابجا کمبوا اور دالیاں کے رستہ ہری بھری تھیں اور جا بجا
والوں نے جابجا اس طرف گھیرا ڈال رکھا تھا ۔ بی محمد
کو گری نے دوستا یا تو دس بارہ برف کی قلفیاں دہر
شریف میں اڑا گئیں ۔ کاشش وہ ایک قلفی ڈبل آئیڈ
میں رکھ لیتیں ۔ پہر وہ ٹہر گیا ۔ برے پاؤں تک ٹھنڈے
پڑ جاتے ہیں ۔ ایکطرف بی سکند ر جان اپنے چاہنے والوں کو
گانے سنا رہی تھیں مگر دونی جان اور بنگالی جان کی
بر کلکتہ کے مسافر اور شاپرٹ ہوگئے ۔ خوب خوب تانیں لیں
تالی بجا بجا اور جدہ بازی کا دن بھر خوب لطف رہا
جا رہے تمام تماشبین دیکھ رہ گئے ۔ ایجانب بھی سر پہ
ٹانگیں رکھا اور آنکھیں بند کیے تو وہ گیا رہ ہو کو
ناظرین مبارک مبارک کی سرخی کے مضمون
کا انتظار کریں ۔ آئندہ ہفتہ کے پرچہ میں لکھا جائیگا

ساقی

جہان میں ہو دوعشرت سے مراد دن چند ہو غم کا
اگر ہے عید کا اک دن تو عشرہ ہے محرم کا

نقد

وہی آسمانی مخبر نکلی ہوئی

محرم الحرام

ہمیشہ سالکڑہ میں نہیں مرتبہ آٹھویں نویں تاریخ
کو دہ ... عورتیں کو نیاز ہوا کرتی تھی لیکن
اس سال کا احوال غور کیجئے کہ خاص محرم کی ... البرٹ

اور ضلع بجنور کے سوداگروں کے جان (یعنی المورہ کے) ۔ بچوں ہی کے درمیان ۔ تر باف گماشتے ہیں مسر ۔ ذرا سے تعلق نہیں رکھا ہے ۔ بقول پیارے تاثیل ہوتی ۔ مری ہوئی دولت ہے اور تہی ہی داخل جائے ۔ ہوتی ہے بری اصلاح نہیں ہوئی ۔ دیکھئے بہت دو فخر کے خربانوں کی ۔ وہ بھی چندہ بہت خاص تھا میں ہی ۔ ان قوم والوں سے چندہ دیا ہے جتنا سوداگر صاحب تھے ۔ اور یہاں تر باف کی زیادہ تعداد تھی بلکہ زیادہ سے زیادہ بیس یا پچیس کا شمار میں ہوتی ۔ محرم الحرام کو نہیں کو عام دعوت کی اور بہت اچھا کیا ۔ دیا جیسے ہر خاص و عام خوش و خورم ہوا ۔ انہوں نے نوین تاریخ کو نیاز سبیلے کی کرسوداگران المورہ جن میں اعلیٰ درجے کے سوداگر حاجی اصل محمد و شیخ محمد سوداگر ہیں اور ضلع بجنور کے سوداگروں میں اس وقت کریم بخش ... کریم الدین محمد حسین نبی بخش ہیں ۔ یہ تمام چندہ کرکے اور تاریخ کو نیاز کریں گے مگر میں آپسے قبل پہلے عرض کر چکا ہوں کہ سوداگروں نے تو بازار سے بہت کچھ خیال رکھا کہ قابل بیان نہیں اور شروع سے ہی ضلع بجنور والے رؤسا صاحب نیاز کرتے تھے عام چندہ سے اور خاص ۔ تر سارا المورہ بھی یہی برتاؤ برتتے ہیں ۔ اور ایک یہ نیاز کی تو کہ شربت سبیل وغیرہ سے بھی درگذر ہے ۔ جبکہ ان کی حالت پر سخت افسوس آتا ہے ۔ اور سنئے ۔ از طرف ... مسٹر ... المورہ ساتویں محرم الحرام کو سوداگروں میں سے کوئی شریک نہوا ۔ اسکی یہ وجہ ہوئی ۔ ایک بازار جو تین سال سے نامی گرامی مستی رام جنرل کی جو شہر بجنور میں سے ہیں المورہ میں ساتویں محرم کو آئی تھی ۔ تو سارا سوداگران المورہ اس میں شریک ہوئے لیکن خیال کیجئے کہ کوئی میراثی طبلچی مسلمان ہندو بین کو بجاتے ۔ نگیا ماد ۔ بارات سے بازار نکلی ۔ ... تبک ماتمی المورہ میں نہیں آیا تھا ۔ اور بیا ...

کا ایک بڑا ہجوم (جو ہر سال ...) ہوا کرتا ہے دیکھنا تھا ۔ انکے پیچھے رہتا تھا ۔ پھر اگر اکثر اشخاص یہاں ایسے ہیں ۔ لوگوں میں سے ایک نے ویسی ہو گا ۔ کا پیشاب مجلس میں تین پیگین ۔ اور سقہ پڑا اور چڑا ۔ ہو جاہر ہوئی کہ ماتمی دل نہال ہوگیا ۔

المورہ کے متصل ایک مورت کے مرنے میں ... آدمی بچ گئے تھے دو دن کو سبکی رہائی ہوئی ۔ ایک اور عورت کے خون کے جرم میں دو آدمی گرفتار ہے ۔ ایک چھوٹ گیا دوسرے کو پھانسی کا حکم ہوا ۔ ... ہے ۔ اتنے ترا جنہ کہ سرکاری انتظام اور چندہ وغیرہ بہت اچھا ہے ۔ ... ہونا چاہیئے ۔ مگر ایک بات میں سرکاری انتظام بہت بڑا بیات ہے ۔ تو اکثر جنگل جانوں کے لئے بہت ... بین اور بہت بڑھے ہوئے ہیں ۔ بھٹی گرم ہو رہی ہے ۔ مسافر وغیرہ میں ہوتا ہے ۔ اور سکوک بہا کر جہاں کر کے ... دو چار میٹھا لیتے ہیں اس سے ثابت ہے کہ اس محکمہ میں بازار رشوت بہت سرگرمی پر ہے ۔ اور جو مسافر اکثر ... سے آتے ہیں انہیں سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دو ... کوئی چار دیکر آتا ہے ۔

راقم

م ... آگہی ۔ ... خانساماں ۔
ضلع المورہ قسمت کمایون ۔

جلتا ہوں رات دن غم حسین میں نصیر
آہ و فغاں کسلئے میری اثر نہ ہو

لئے حضرت خدا ہی اور پھر مخاطب ہوجئے ۔ واللہ مانتا ہوں ۔ کیوں نہو ۔ پر گھر سے نکلے یا نوں ننگا سر پر برسر اور اوپر خاک چھانتے محرمی صورت بنائے بشور ... محرم دیکھنے کو ... چلے گئے ۔ اور آپ ہیں کہ جب چاپ ... منہ میں گھنگنیاں ... ہے

کانوں میں تیل ڈالے بڑے خرانٹے لے رہے ہیں ۔ ہلے سبحان اللہ ۔ جیں آدمی ہو تو ایسا ہو ۔ آکر واللہ ہو اوجستے ہی ۔ بعد کو پیٹ بھر کر سو رہیئے گا ۔ ایسے اچھا سونا نہ ہوا ۔ ہمارا نصیبہ تھے ۔ کہ اگر تم جو لیٹی تانکر ۔ انشا ... ہر ایسے تو بس گھوڑے بیچکر سویا ۔ اور پہر رع ... ایسا ... پہر جاگا تو چلے اور سے ہم ... کہ آخر آپ ہیں کون ۔ کہاں سے آنا ہوا ۔ پتہ نشان کیا ہے ۔ پہر بغور دیکھا اور پہچانا کہ اچھا آپ ہیں ۔ کہیئے حضرت کہاں کہاں کے سیر سپاٹے کئے ۔ کیا کیا مزیدار بیان دیکھیں ۔ اجی حضرت کہ ... لٹا ... کے سر حدی محرم دیکھنے چلے آئے تھے دیکھے اور خوب دیکھے ۔ روحانی اور جسمانی لذتیں اوٹھائیں ۔ اور بات ۔ اللہ جلکو تو آپ جانتے ہیں ۔ ... زکھنو دیں ہر یک ... سیر ... من میروم ... کعبہ دل میرود ... آٹھ بجے ہوں گے ۔ کہ ہندو درگاہ ... اردو میں ... نئی روشنی کے مہذب ہاتھ میں موٹا سا مولا بخش لئے آیا ... رپ رپ چل کھڑے ہوئے ۔ اور آناً فاناً میں ایک داخل ہوگئے ۔ مجلس ہو رہی تھی رنگ برنگی جھاڑ فانوس روشن ہوئے تھے ۔ ذرا اوپر کو نظر جو اٹھاتا ہوں ... لئے صحن چل ... قسم قسم کی گرہ خانوں کی ... لگی ہوئی تھی غرض تمام اوپر کے مؤنث اور ... کے مذکر مجلس میں تھے ۔ منبر وغیرہ کا تو ... نشان تھا ۔ صرف یکے بعد دیگرے کبھی ذاکر کبھی تحریری ۔ اور کبھی فرشتہ خان والا شان ... جناب حسن الحان ایک تخت پر مثل ایکٹروں کے تشریف لاتے تھے ۔ اور فارسی میں سوز خوانی کرتے تھے ۔ واللہ کیا کیا جھوم لیتے تھے کہ واہ واہ ۔ حد ہوئی ۔ حاضرین کی کچھ نہ پوچھئے ... بن رہے تھے ۔ جہاں سوز خوانی ختم ہوئی سارا ...

اردگرد سے شعر گریاں اور رباعیاں اڑنے لگیں
اچھا خاصہ مشاعرہ تھا۔ ایک بے تکلف سبیل بھی لگی
ہوئی تھی۔ اگر ذرا بھی گرمی معلوم ہو تو فوراً ایک
آبخورہ ٹھنڈے پانی کا اوپر کو آنکھیں کرکے
چڑھا جاؤ۔ اور پھر کلیجہ بھی ٹھنڈا ہو جائے۔ اور دم
آنکھیں بھی ٹھنڈی اور تر و تازہ ہو جائیں۔ کبھو
مجنوں کیسی کبھی کیا چوٹی کی بات کہتا ہوں سے عاشق
و باطن میں ہے روز ازل سے اتحاد کوئی گلی
ایسا نہیں ہے جس میں مطلق بو نہیں۔ غرض ایک
عطر فتنہ تھا۔ ڈال ڈال کر بڑے غرور خوشی سے
حیدری مجلس ملاحظہ فرما رہے تب مگر مجلس کا کچھ
اب ہی رنگ تھا۔ اور اوپر کی گائیں گائیں
کی بھائیں بھائیں عجب مزہ دے رہی تھی۔
نہیں چوٹی پکڑ کر اٹھو نہ سانپ اگلے ہوئے
بیٹھا ہے وہاں سے جو بند۔ اور بچھو ہوتا ہو
جب پھر جاتا ہے تو حضرت معاملہ کچھ برعکس ہوتا ہو
حرم کے نام کو رونے والے بھی مرے جاتے ہیں۔
یوں تو سالہا سال سے اپنے دنوں کو روتے روتے
ان کے جگر ہو رہے ہیں۔ مگر جنہیں دیکھا خود
اپنے ہی حال پر آنسو بہاتے پایا۔ کچھ عجب
زمانہ ہے۔

مو ا ف

واغ اوسکا الم اوسکا غم ہجر ان اسکا
سینہ اپنا جگر اپنا دل مضطر اپنا

بقلم
سید محمد ن۔ا۔ا۔ نشوری۔ از ث

عشق کی مار کے ہوئے ہیں کیا کہیں کیا حال ہے
ہجر میں اب زندگی بھی جان کو جنجال ہے

میاں چھبا در۔ فرمائیے کیا حال ہے۔ حاجی حضرت کیا فرمائیے

جی نہایت پرملال ہے۔ کسی محبوب مہ جمال کا دل کو
خیال ہے۔ ہر دم و ہر لحظہ رنج و ملال ہے۔ البتہ
رنگ زرد ہے۔ دل میں ایسا درد ہے کہ رات
کو سوتا ہوں تو سونے نہیں دیتا۔ اگر ذرا جی گھبرا کر
روتا ہوں تو رونے نہیں دیتا عجیب حالت ہے
بڑی نوبت ہے۔ نہ دن کو چین نہ رات کو آرام ہے۔
ہر گھڑی آہ و زاری سے کام ہے۔ مجنوں دیوانہ
زمانہ میں مشہور ہوں۔ موت سے نزدیک جینے سے
دور ہوں۔ اسقدر زرد وحشت ہے کہ آبادی سے
نفرت ہو۔ ویرانہ سے الفت ہے۔ سیر چمن سے دل
بیزار ہے۔ ہر گل برنگ خار ہے۔ آگے کیا حال کہوں
اس سے بہتر ہے کہ چپ رہوں۔ جناب عالی آپ سچ
فرما رہے ہیں۔ ٹھیک ٹھیک بات بتلاتے ہیں۔
کہ یہ عشق بڑی بلا ہے جو کوئی اسمیں مبتلا ہے
وہ برباد ہو جاتا ہے۔ گویا جیتے جی ہی مر جاتا ہے
مگر یہ تو فرمائیے کہ آپ کب سے شیفتہ ہیں۔ برگشتہ
طبیعت اور دل فریفتہ ہیں۔ اجی جناب کچھ نہ دریافت
فرمائیے۔ بس خاموش ہی ہو جائیے۔ اسقدر اصرار
نہ کیجئے۔ بس زیادہ گفتار نہ کیجئے۔ جناب مجھ کو
ضرور بتلائیے۔ صاف صاف انکار نہ فرمائیے ورنہ
میری آپکی جنگ جائیگی۔ بیچ بازار میں کھٹک جائیگی
تنکا بیچ جائیگا پھر کیا مزا آئیگا۔ میرا ہاتھ ہوگا۔
آپکا گریبان ہوگا۔ مفت میں کشمکش کا سامان
ہوگا۔ واہ حضرت۔ آپ بھی عجیب انسان ہیں
نہیں نہیں انسان بلکہ حیوان ہیں۔ اور حیوان
بھی کیسے کہ حیوان مطلق۔ اسمیں شک نہیں مطلق
آپ مفت میں میرے سر ہوئے جاتے ہیں۔ اپنا
جذبہ جہالت دکھلاتے ہیں۔ اچھا ہم نہیں بتلاتے
رپورٹ کیجئے۔ یہ معاملہ سپرد کورٹ کیجئے۔ بہت
سر پہ چڑھ گئے۔ دو حرف کیا پڑھ گئے کہ اترائے جاتے
ہیں۔ اپنے آگے ہم نہیں سمجھتے ہیں۔ آپ بھی

واہ۔ آپ بھی نرے بے دال کے بودم نکلے۔ یہ خوش
سبحان تیری قدرت۔ یہ نخرہ یہ تبسم یہ غمزہ۔ یہ عتاب
میں ہنسی سے کہتا تھا۔ آپ سچ مچ ہی بگڑ گئے۔ واہ جی
باتوں ہی باتوں میں جھل کھا گئے۔ جناب آپ بھی
عجیب مسخرے ہیں۔ از سرتا پا آفت سے بھرے ہیں
سب کچھ کہہ چکے تو کہتے ہیں کہ میں تو ہنسی سے کہتا ہوں
حضرت میں بھی ایسی ہی باتوں میں دن رات رہتا
ہوں۔ آپکی رمز سمجھ گیا۔ خیر جواب جاہلاں باشد
خموشی۔ تصور کر لیا۔ بمصداق قول سعدی ہے۔ دو
عاقل را نباشد کین و پیکار ۔ نہ دانائی ستیزد با سبکسار
دگر در ہر دو جانب جاہلانند ۔ اگر زنجیر باشد بگسلانند
مگر اسپر بھی آپکی خاطر داری منظور ہے کہ بادل ناخواستہ بتائے
دیتے ہیں۔ ابتدا سے انتہا تک سب قصہ مختصر طور پر
بتائے دیتے ہیں۔ لیجئے سنئے اجی جناب شیفتہ زر ہیں
طالب رنج و گر ہیں اور کسیکو معشوق بنایا ہے اوسی
سے اپنا دل لگایا ہے سے ہست زر تو خدا نہ و لیکن
بخدا نیست ستار عیوب قاضی الحاجاتی ۔ مگر یہ حالت ہے
کہ چمڑی جائے دمڑی نہ جائے ۔ گر جان طلبی مضائقہ
نیست ۔ زر میطلبی سخن درین ست ۔ زر ہی کا مل
ہر دم طالب ہے۔ کیونکہ یہ کاشف عقد مطالب ہے۔ دین
سے کچھ کام نہیں۔ اشتیاق اتباع اسلام نہیں۔ دنیا
کی تلاش ہے۔ فکر حصول معاش ہے۔ صوم و صلوۃ
کسکا نام ہے۔ حج و زکوۃ سے کیا کام ہے۔ نام کے
مسلمان ہیں۔ خارج از ایمان ہیں۔ بندہ شیطان ہیں
اس کافر کے عشق میں کافر ہو گئے۔ خدا کی جستجو و
طلب کے حوصلے وافر ہو گئے۔ اسکا عشق کہہ رہیں گے
اسکی طرف سے منہ موڑیں گے سے کوئی مومن مجھے
یا ہمکو بنائے کافر عشق کافر سے نہ باز آئیں گے
اسلام ہم تو۔ واہ حضرت میاں ذرا باندھیں پیر سلیمی
سے جانے کی شکل نہ دکھلائے۔ آپ سے گفتگو نہیں
آپ سا کوئی بد اسلوب نہیں۔ چلتے چلتے اپنا راستہ لیجئے

معنے میں میرا دماغ خالی کیجئے ابی جناب بدولت
تو جنسی سی کہتے ہیں۔ یہ باتیں دل لگی سے بکتے ہیں
دانستہ باندھ میرے مقدمہ پیش ہیں جیسے کہ بیان ہو
... آپکے سامنے سربسر عیان ہوئے۔ بلکہ بدولت تو حقیقت
بدولت ایک معشوق فتنہ پرداز کے دام گیسو میں
گرفتار ہیں۔ مدت ہوئی مبتلائے آزار ہیں خیر
در گذر کی جو مجھسے ہوئی معاف فرمایئے سینہ
زنگ کدورت سے صاف فرمایئے۔ وا حضرت ایسا
مسخرا کیا ہے کام کا جس سے خواہ مخواہ اشتعال پیدا
ہو بیٹھے بٹھلائے ملال پیدا ہو طبیعت ناشاد ہو
معنے میں فساد ہو۔ آئندہ احتیاط فرمایئے۔ پھر کبھی
ایسے کلمات زبان پر نہ لایئے۔ ورنہ بندہ بیچارہ ٹھیک
ٹیس دیا تو رفتہ میں بھیجدے جاؤگے۔ عمر بھر
آزادی نہ پاؤگے۔

غریب کرائف عشرہ ماہ محرم برملا بیان فرمایئے
اور علاوہ اسکے اور کچھ تازہ خبریں عیان فرمایئے
گو ایسا ہو کر محرم داری جیسکر نسخہ شرح وقایہ
بھولجاؤ۔ خانہ بہت خوب۔ گر دم ہلا کر کان
پھٹ پھٹا کر کونے پر بیٹھے سنئے کہ بمبئی میں
کرائف عشرہ ماہ محرم کے اندر کوئی کیفیت ہے یہ
ظہور پذیر نہیں ہوئی البتہ ہندو صاحبان کے
حسن اہتمام مدارات شربت و میان و پان وغیرہ
سے عزاداران امامیہ و اہالیان تعزیہ صفات گراں
ہیں خیر صاحب کچھ ہو لاعدد کا سلام۔ کچا دل
فراق گرم نارنگ کچہ لوٹی بھونڈی رام رام کچہ
اینڈی بینڈی تسلیم قبول فرمایئے۔ اور سب کا
شربت بنا کر چڑھا جایئے۔ بدولت تو رخصت
ہوتے ہیں۔ فی امان اللہ۔ راقم
لب الفی ... [illegible]
بقلم
وہی سوختہ دل عنبری بریلوی۔

انسان عجب لطیفہ ہے دشمن ہزار ہیں
ایمان عجب لطیفہ ہے دجال لاکھ ہیں

مولانا پنچ۔ بہادری میں چوپ۔ منادی میں
فرد۔ ماشاء اللہ اشتہار کم۔ السلام علیکم۔ سنت اسلام
ہے۔ ہر فرد بشر اس سے آگاہ نہیں نہیں ہر اہل اسلام
اسپر جان نثار ہے۔ اگر آپکے دماغ شریف ذی سمجھا
ہو تو چون چرا نہ۔ ... تو یہ چون و چرا حرام ہے۔ ہاں
سب تو سب کچھ مگر ایمان کی بات ہو کر پنچ تیرا بھی
گرہ بہادر پنچ کیا معنے۔ عرصہ سے اسکی الٹ پھیر میں ہوں
کہ کیا اخبار نویسی کی بہادری یا مضمون نگاری کی
بہادری یا انصاف کی بہادری۔ یا طاعون کے نسخہ
کرنیکی بہادری۔ یا طاعون پر حکمرانی کی بہادری۔ یا جنگی
خبرت اخبار وصول کرنیکی بہادری۔ یا جنگی خبر
ہضم کرنیکی بہادری یا اخبار بروقت روانہ کرنیکی
بہادری۔ یا خریداران اخبار کو ستانیکی بہادری
یا مخزن میں بالا پنچ پر نیکی بہادری۔ یا پیر پنچ پر ہاتھ
صاف کرنیکی بہادری وغیرہ وغیرہ۔ مگر واہ رے
ہم آخر اس سوچ نے مجھے خواب خرگوش میں لیجاکر
عجیب عجیب معانی و عقدے حل کرکے اینجانب
علیہ الرحمہ کے دماغ کے پیچون پیچ ڈالنا شروع کیا۔
کہ شاید یہ کہنا بجا ہو۔ کہ ہفت طبقات زمین و سما
کے پردے اور پھلٹنے والے بھی پنچ۔ آپنے تو کچھ
سمجھکر لکھا ہوگا۔ ناظرین نے اگر کچھ سمجھا ہو تو اپنے
سمجھے سے میرے گوش شریف تک پہنچا دیں۔ اور
جو کچھ میرے خیال سخیف میں آیا ہدیہ ناظرین کرتا
ہوں۔ ۱ اخبار نویسی کی بہادری۔ جبتک آپ
خبروں کی صداقت نہ کرلیں۔ درج اخبار نکریں۔
۲ مضمون نگاری کی بہادری۔ مقدمۃ الجیش کے
مضامین کی تحریر پر قدرت کاملہ جس بات کو جس پیرایہ
میں چاہیں ادا کریں۔ مضامین عرش معلی سے کھینچ لائیں
اور بدرجہ قبولیت پر دلعزیز ہوں۔ عدالت کی بہادری
جو صاحب اخبار یا پنچ ادب کے باہر قدم رکھیں انسے
عادلانہ اعتراض ذہن نشین ... اسکی بابت ...
کی زلیش شایع کردیں۔ طاعون کو زیر نسخہ کرنیکی
بہادری۔ ان ان ان ان۔ اس طاعون ملعون نے
پہلے پہل اسی بمبئی پنچ بہادر کے زیر سایہ قدم رنجہ فرمایا
کیا تھا۔ جھٹ نہ ... گذرا کہ تربیت سے تیمت
کردیا۔ اس کمبخت نے بے ... تمام شہر قریہ
مواضعات۔ دیہات۔ جنگل بیابان۔ پہاڑ تاپو کو
عالمگیر بنا لیا۔ حتی کہ دانا پور کو کہ جہاں ... حضرت جو تیرے
علاوہ فوج کے اپنے دادا کا گھر سمجھ لیا۔ ...
میں تیرا احسان کا مصداق بنکر سیکڑوں لاکھوں کروڑ
کیا اور ... اعمال ایسے مد نظر ہوئے کہ سب لکھ لیے جاتے
ہیں جو شیفتہ کہلاتے ہیں۔ کون نام ایک آپکے دفتر
میں نہیں۔ اور بے تکی ایک دو دستی ہاتھ صفا
کے چلائے کہ عالم ہستی کو عدم کا نقشہ بنا دیا۔ اور
ملک الموت کو بھی چین ہو لانے۔ ہزاروں عورتیں
بیوہ ہوگئیں۔ لاکھوں ننھے ننھے بچے یتیم و بے سر پرست
ہوگئے۔ اللہ انکا نگہبان ہے۔ ہاں اگر ہماری ملکہ
مشفقہ مثل مادر مہربان کنار عاطفت میں پرورش
کرے تو نہ ہے قسمت۔ گر نہیں معلوم یہ کمبخت ملعون کس
بیحیے قوم کے نطفے سے پیدا ہوا ہے کہ آئے دن ایک
نہ ایک برائیاں دکھلاتا رہتا ہے۔ کیا کہیں ... ظلم
تیرا اور خانے جاتے ہیں۔ جبتک ... یار ہے اُف
ہے ... سوائے جان لینے اور جنگ و جدل کرانے کے
اور کوئی حسن صفت اپنے میں نہیں رکھتا۔ حتی کہ علیا
کو گورنمنٹ خیرخواہ ہے اور گورنمنٹ کی رعایا کے
جان نثار ہے بد ظن کرڈالا۔ کتنے کو فتنہ ... اپیشر
کانشبل کی سند عطا کروادی۔ خدا اسکے تخم تک کا
ستیاناس کرے ... جناب صاحب کلکٹر بہادر

ہمارا پنچ نے منادی کردی ہے کہ اب گورنمنٹ سے اسکا انتظام ہوگا۔ جناب لفٹنٹ کرنیل منیڈ بہادر صاحب بہادر کمشنر سنٹ بمبئی ٹاپورنے ایک اور رنگ کی رپورٹ شائع کردی جس سے معلوم ہوا کہ عام کا خیال ہے کہ سے بھاگو‌ن علاج درد محبت کیون نہین ٭ دین گے طبیب زہر یقین ہے دوا کے بعد ٭ طاعون واعون کچھ نہین بلکہ زمین مین زہر و بخار ہم لوگ مارے جاتے ہین۔ لیکن اسکا کیا حاصل سے مرگئے تو مرگئے ہم عشق مین ناصح کرکیا ٭ موت آنیکے لئے ہے جان جانیکے لئے ٭ اور ایجناب بکتے ہین یہ سب کچھ نہین اپنی نیت و نفس بد کا پھل ہے۔ تیرہ صد بیکار و رزے خدا کے قہر کا نزول ہے۔ عادل ہے ظلم کا معدوم۔ بیچارہ پر یہ الزام نا معلوم۔ اگرچہ جبھی پنچ کیا کہون کرنیکا یک خیالی عالم بالا کا قصد کر ڈالا۔ کیا دیکھتا ہے کہ عجیب عجیب نعرے لگ رہے ہین۔ کرو بیان مین ہلچل مچ رہا ہے۔ اولٹ پھیر کام کو رہے ہے۔ راز سربستہ یہ مضمون مار کر ایجناب علیہ الرحمہ کے دماغ کے بیچون بیچ سر ابھر لاڈالا کہتے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ ہوش خود رفتہ ہین۔ بخیر گوش مبارک کو بھپٹ چھپا لیجئے دماغ کو خیالات فاسد کے صاف کرنیسے سے کر سلیقہ ہے فلک کو یہ ستمگار نہین ٭ کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری مین ٭ کہئے سمجھے۔ واہ بے بیدال سگے بودم۔ کجا طاعون کجا معشوق۔ اچھا ہم یا تم۔ اسی وما علیہ خطاب بہادری۔ لیجئے آگے سُنئے۔ ابھی نہین تو لیجئے دجال دجالین۔ اب کچھ سمجھے اے حضرت منکو لیا تو نہین ہوگیا۔ یہ بیمارئی دہاو ہے اور اسکا ایک نائب آئندہ مین خروج ہوگا۔ اپنا کلمہ گو بنانے مین زندہ مردہ ہو کیا کیا تہلکہ مچ جائیگا ہان جبھی پنچ خوب سمجھے ہین تو مگر میرا انکشاف نسیم دُم کی کسر رہ گئی۔ ارے بھئی دجال تو سمجھے مگر دجالین کو سمجھے ...

یہ نہ سمجھے تو پہچان اور بھی امر مشکل ہے۔ اچھا اب سُنئے اور پہچان بھی لیجئے۔ مگر دیکھئے خوف نہ کھائیے گا۔ مسٹر خردجال علیہ اللعنہ کے تسلط کا زمانہ جیون جیون قریب ہوتا جاتا ہے۔ ایک نہ ایک پیش خیمہ اپنا واسطے پہونچنے آئندہ کھڑا کرتا جاتا ہے۔ پہلے اوسنے نائب دجال مسٹر پیر نیچر جسمانی کی تقرری کی۔ چنانچہ اوسنے اپنا کام کر دکھایا۔ اور کتنون کی اسلامی موٹی موٹی مہر کر کر صحیح کے حافظہ مین داخل کرلیا۔ تب پھر اوسنے نائب ثانی دجال مسٹر طیبگ و مسٹر ہیضہ خان روحانی کا حقہ ما تقدم سمجھکر تقرری کردی کہ یہ اپنے دو حصے مین تعداد کی کمی کرین۔ اور سکین مخزن اسلام کو دھڑا دھڑ اجالا باد پہونچا دین۔ باقی رہ جاوین کچھ جنٹلمین۔ یہ تو خود ہی اول نائب پیر نیچر کے شاگرد و نائب بنے بیٹھے ہین۔ بر وقت خروج اپنے ادہون سے بآسانی اپنا کلمہ پڑھا چھوڑین گے۔ اور جب اللہ تمام کا بکھیڑا مٹ کرلین گے کہ نائب ثانی دجال بھی غائب ہو کر تمام مین اپنا سکہ جمانے کا نگنا زبان دکھا رہے ہین۔ کیا ابھی پنچ اسکو اسکی خبر نہین کہ سے دلدار ز ما سست جاب۔ ہنوز آنچہ طالع من ٭ دلدار ز ما کشش آمد چو ستارۂ یمانی ٭ چونکہ ابھی مسٹر خردجال کے خروج مین عرصہ دراز باقی ہے۔ اور ہماسنے اپنی کارگذاریون کی ابتدا آپکے شہر بمبئی سے کی ہے۔ اسلئے ایجناب کی رائے عالی اور نیز یہ رائے عالی ہے کہ آپ بذریعہ نوٹس اوسکو خبر کردیجئے کہ فوراً چل پہنت ہو۔ ورنہ ابھی حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بظہور اجلال فرما کر تمہین کو سیف حیدری سے قتل کرکے اجالا باد پہونچا دین۔ اگر سنتے ہی ہندوستان سے نفرہ ہو کر جلا وطن نہ ہو جائے تو میرا اور آپ کی بہادری کا ذمہ۔

ساحق

ایمان اگر بجز رسالت بہم جُز عزیمت

بسم

ع - ق - نور و صدت - چھاؤنی دانا پور

قطعہ تاریخ

ولادت باسعادت فرزند دلبند اسم تاریخی منظر حسین عرف سید قطب حسین طول عمرہ۔ خلف جناب حاجی سید تجمل حسین صاحب تجمل جلال پوری۔ طبعزاد جناب سید فقیر محمد صاحب فدا۔ بخاری چشتی۔ صابری۔ بانی بزم چشتیہ

بفضل خالق کونین نور چشم سعید

بقصر میر تجمل حسین شد پیدا

ندائے غیب بسال تولدش آمد

خجستہ ولادت قطب حسین پاک۔ فدا

۱۳ ھ ۱۸

مذہب خیر شائع ہوئی کتب مشہور ناولز

[illegible] مذہب ... نور آفتاب ... ایک جلد ... [illegible]

[illegible] ... عشق ... [illegible]

غیرت ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... قیمت فی جلد ۱۲

قتل نظیر ... [illegible]

خورشید ... [illegible]

سوانح ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

هر آنکه زاد بناچار بایدش نوشید
ز جام دهر مئی کل من علیها فان

یہ ہے موت کسیکو نہین چھوڑتی۔ ایک دن مرنا سبکے لیے ضروری ہے۔ مگر افسوس ان لوگون کا مرنا البتہ داغ جگر ہوجاتا ہے۔ جنکی ذات قدسی صفات سے دنیا اور دین کے بہت سے کام وابستہ ہوتے ہین۔ آہ وہ آفتاب دین۔ ماہتاب شرع متین۔ چراغ جادۂ شریعت۔ ایاغ بزم طریقت گل خندان ریاض معرفت۔ بلبل خوشنوائے بوستان حقیقت۔ گوہر تابان بحر فضل و علم۔ جوہر درخشان معدن جود و حلم۔ ہیضہ کی بیماری سے بتاریخ ۱۰ ماہ محرم الحرام دنیا سے اوٹھ گیا۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون) جنکا نامی اسم گرامی مولانا مولوی عبدالحق مشہور تھا۔ جنکے علم و فضل کا چرچا دور دور تھا۔ یہ سانحہ جانکاہ اور واقعہ ہائلہ وہ غم ہے جسقدر انکے احباب اقربا کو رنج ہو تھوڑا (ہے) اضطراب ہو کم ہے مگر سوائے صبر و شکر کے کوئی علاج نہین کرنیکو جہان گذران کا یہی حال ہے بیٹھے جو کل تھا وہ آج نہین۔ اس سے دو چار دن پہلے انہین مولانا مرحوم کی زوجہ عفت مآب بعصمت انتساب بھی دنیائے فانی سے سفر کر چکی تھین۔ اقارب اعزا پر اس گل باغ حیا کی مفارقت کی مصیبتین گذر رہی تھین کہ یہ صدمہ جانکاہ دوسرا ہوا۔
ہر دم زمانہ داغ دگر گونہ در دہد
شد یک داغ نیک ناشدہ داغ دگر رسید

قطعۂ تاریخ

وفات حسرت آیات خاتون عفت مآب بانوئے عصمت انتساب زوجہ مولانا مرحوم غفر اللہ لہما

دنیا سے اوٹھ گئی وہ مکرم صفات آہ
کیون خویش و اقربا کو نہ پھر اضطراب ہو
سال وفات اسکا دعائیہ لکھدیا
جنت نصیب بانوئے عصمت مآب ہو

۱۳ ھ ۱۰

قطعۂ تاریخ

رحلت وحید العصر فرید الدہر جناب مولانا مولوی عبدالحق صاحب کشوری طاب ثراہ

چو آن مولوی وحید زمان
ز دنیائے دون کرد عزم سفر
چنان صدمۂ انتقالش رسید
ز چشم روان گشت لخت جگر
رقم کرد انور چنین سال وصل
بجنت شدہ عالم راہبر

۱۳ ھ ۱۰

راقم
محمد انور مدرس مدرسہ ہاشمیہ بمبئی۔

قطعۂ تاریخ

وفات حسرت آیات کاشف فروع و اصول۔ واقف معقول و منقول جامع الفضائل منبع الفواضل معدن اخلاق حمیدہ مخزن اوصاف برگزیدہ۔ نیک طینت فرشتہ سیرت برگزیدۂ بارگاہ خلاق مطلق جناب مولانا مولوی عبدالحق صاحب۔ مقیم قصبہ کشور ضلع سورت

منتقل چون گشت اکنون آنکہ بود در کشور
عالم الدین صاحب الارشاد عبدالحق بزرگ
گفت ہاتف بہر تاریخش کہ العباد در جنان
شد بجنت مولوی پاک عبدالحق بزرگ

۱۳ ھ ۱۸

راقم
منشی محمد یعقوب صادق از بمبئی

جاسوسون کی [illegible]

پریسیڈنٹ کروگر فرماتے ہین کہ ... کرنیکی فکر مین نہین ہون۔

لارڈ رابرٹس ہو تنگپورٹ سے تار دیتے ہین کہ میفکنگ کی رہائی کے بعد امدادی فوج اور محصورین نے جنرل سنین پر حملہ کیا اور انکو سخت نقصان اوٹھا کر بھاگنا پڑا۔

سینیٹر ... نے ڈچ ڈیلیگیٹون کو اطلاع دی کہ پریسیڈنٹ میک کنلی عدم مداخلت کی پالیسی پر کاربند ہونا چاہتے ہین۔ سینیٹر ... نے ... پریسیڈنٹ میکنلی کا خیال ہے کہ عدم مداخلت کی پالیسی کو چھوڑ دینے سے ایسے نتائج پیش آ سکتے جو پریسیڈنٹ میکنلی اور سلطنت متحدہ کی رعایا کیلئے کسی صورت سے مفید ثابت ہونگے

جنرل ہنٹن یا ... میفکنگ سے تار دیتے ہین کہ امدادی فوجنے ... کو شکست دی اور میفکنگ مین داخل ہوئی۔ امدادی فوجنے اور محافظین میفکنگ نے دشمن کے بڑے کیمپ پر حملہ کیا اور گولہ باری کرکے اونہین بھگا دیا ایک توپ ایک جھنڈا اور بہت گولہ بارود اور سامان رسد ہمارے ہاتھ لگا

پہاڑون پر برف افراط پڑی اس سے دریاؤن مین طغیانی ہے اور بہت سی اراضیات اس سے سر سبز ہونگی۔

... مین ایک بچھی کے کاٹنے سے دو آدمی مر گئے۔ وہ بھی مرداول گئی۔

سر ... مہاراجہ دربھنگہ شمالی ہندوستان کوہستان کی سیر و سیاحت کرکے اخیر مئی تک سنا جاتا ہے کہ واپس پہونچینگے۔

شہر پٹنہ نے نا معلوم زردون کی تعداد زیادہ دیر تک جاری
انتظام رنگ کے حکام نے انتظام کیا ہے کہ اور پھر
کسی کو نا چار اور ایسا ہی تحط زدون کے لئے بہار بنائیں
مین بھیجدین - جہان ان کے کھانے پینے وغیرہ
کا عمدہ بندوبست کیا جائیگا -

گورنمنٹ ہند نے کراچی کے محصول چنگی موقوف
کرنے کا حکم دیا ہے - لہذا وہان کی میونسپلٹی
نے اس نقصان کی تلافی کے لئے مال برآمد (چرم
پارچہ اور اون) پر ٹیکس وصول کرنیکا ارادہ
کیا ہے - محاصل بار برداری سے سالانہ آمدنی ۳۵
ہزار ہوگی -

اندور مین ۱۵ اپریل کو آتشزدگی ہوئی - بازار
بازار مین چار عمارتیں جل گئیں - سر جمشید جی بھی
مدد کو بذات خاص تھے -

بنارس مین گنگا ندی پر دفرن نام پل
اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کا ہے - یہان پر
گیس کی روشنی کا انتظام کیا گیا ہے -

جیلخانجات آسام سے پچھلے سال صرف
۴ قیدی بھاگ نکلے - پچھلے سال ۲۲ اور
سنہ ۱۸۹۸ء مین ۴۴ - فرار ہوئے تھے -

سیلون مین بوئر قیدیون کے لئے رہنے کو
مکانات بنانے کے لئے ۴ لاکھ سکہ نقرات
کو منظور ہوا -

بہاولنگر ... ریلوے پر ایک تجربہ
ہوا انجن مین بجائے کوئلہ یا لکڑی کے مٹی کا تیل
برتا عمدہ پایا -

ہندی طالب علم ... نے انگلستان
سے لکھا کہ والنٹیر فوج مین شامل ہون لیکن ہند
مین اعتراض ہے - کونٹ مین خالصہ رعایا کی
طرف سے بعض ... والنٹیری کی درخواست کی
لیکن جواب طمانیت بخش نہ پایا -

لارڈ رابرٹس ۲۳ ماہ حال کو دریاے ریتو
کے جنوبی ساحل سے تار دیتے ہین کہ جب آج
صبح کو یہان پہنچا تو معلوم ہوا کہ دشمن رات ہی
کو بھاگ گئے - دشمن نے شمالی ساحل پر
ایک مستحکم مورچہ پر قبضہ کیا تھا - اور اسکے اطراف
کھائیان بھی کھود رکھی تھین - مگر ان کو جب معلوم
ہوا کہ جنرل ہملٹن مقام ہیلبرون مین ہین تو
انہون نے اس مورچہ کی حفاظت کرنا مناسب نہ
جانا - اور چھوڑ کر بھاگ گئے - ایک پل اور
کئی میل ریلوے دشمن نے برباد کی - ایک
ڈچ فوج بماتحتی جنرل ڈیوٹ کو جنرل ہملٹن
نے لنڈلی سے ہیلبرون کیطرف بھگا دیا -
دریاے ریتو کے راستے کی دشمن
نے بڑی حفاظت کی تھی - اور اسکی عبور کرنے
مین بہت سخت نقصان اٹھانا پڑتا مگر ایک
ایسی ترکیب سے کام لیا گیا کہ ہمین کسیطرح کی
تکلیف نہ ہونے پائی -

افواج ... کا افسر رپورٹ کرتا ہے
کہ ۳۵۰ فری سٹیٹ والون نے چند روز مین
ہماری اطاعت قبول کی -

جنرل کینی کیلی رپورٹ کرتے ہین کہ ...
بلیر مونٹن اور بوشوف کے درمیان تمام راستہ
سے دشمنون کو صاف کر دیا -

جنرل وارن نے ڈگلس پر قبضہ کیا اور
باغیون کے ایک کیمپ پر قبضہ کیا جسکے ساتھ
بہت گولہ بارود اور سامان رسد بھی ہاتھ
لگ گیا -

ڈیرہ غازیخان مین انڈس ندی کا زور
بدستور ہے - دریا پچھلے سال کی نسبت
بہت چڑھ گیا ہے - اٹک مین پچھلے سال کی
نسبت ۱۰ فٹ زیادہ ہے ڈیرہ اسماعیل خان
مین ۲ فٹ - ڈیرہ غازیخان مین ۲ فٹ زیادہ
ہے - شہر کے شمال مغرب کو بیشتر خوف
ہے - اگر ٹوٹ گیا تو ... کی سڑک پر
دو فٹ پانی کا دریا ہوگا - دریا دو طرف
سے آسکتا ہے مشرق سے اور مغرب
اور شہر ... ہوگا - گرد نواح مین بستی کا سامان ...
۵ ... انتظام ڈاک ترقی پر ہے -
پارسلون کی ڈلیوری بھی اتوار کے روز
ہوا کریگی -

لاہور مین فتح میفکنگ کی خوشی مین ...
مدارس اور کالجون مین ایک روز تعطیل ہوئی -
... ریلوے سے ...
... مین سے ... اور ہند کے سلسلے سے
ملادینگے -

طاعونی شکار

تاریخ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۰ مئی	۳۹	۳۳	۲۱۶
۲۱ ″	۲۶	۲۴	۲۰۳
۲۲ ″	۴۶	۳۱	۱۹۶
۲۳ ″	۳۹	۳۸	۱۸۳
۲۴ ″	۳۳	۲۳	۱۸۵
۲۵ ″	۳۳	۲۴	۲۲۰
۲۶ ″	۵۸	۲۹	۲۱۳

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد المجید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا -